

مکتبہ اہل سنت دہلی، لاہور، کراچی، کوئٹہ، اسلام آباد، پشاور، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، گجرات، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، پاکستان

سیدنا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا محمد محبوب عالم اشرفی

کامل الدین، جامعہ اسلامیہ حیدرآباد
مفتی دارالعلوم اسلامیہ امام احمد رضا، لاہور، حیدرآباد

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مکتبہ پورہ حیدرآباد - اسے پی)

﴿ یہ کتاب کرم سید و دور الین نورانی مکتبہ سوادا عظیم تاجدار اہلسنت امام المسلمین
مفسر اعظم حضور شاہ الاسلام رکس المحققین علاحد سید محمد بنی اشرفی بیانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : سیدنا عرب و ارضی المذہب

تالیف : محبوب العلماء مولانا محمد محبوب نام اشرفی (مستتم دارالعلوم امام احمد رضا)

صحیح و نظر جانی : حبیب ملت مولانا سید نوید محمد خالد بن اشرفی

ناشر : فتح الاسلام انڈیائی حیدرآباد (دکن)

اشاعت کول : اکتوبر ۲۰۰۶ تعداد : ۱۱۰۰ (کمپاؤنڈ)

قیمت : 20 روپے

مولانا محمد بنی انصاری اشرفی کی تصنیف

خواتین اسلام کے لئے اصول و تفہیم عورتوں کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

خواتین کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح عقائد

اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ

کا مہیا زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب

مشکل الفاظ اور فقہی اصطلاحات کے لئے انگریزی کا استعمال

گلدستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے

زندگی و زندگی کے خصوصی مسائل کا خزانہ

سنی بہشتی زیور اشرفی

اصلی معیار کی کتاب و مطبعت کے ساتھ منظر نام پر آئے ہی مطبوعہ حاصل کر سکتی ہے

مکتبہ انوار المصطفیٰ 75/6-23 منظر پورہ حیدرآباد (9848576230)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۴۷	الہیہ میں غریب تواریک کی آج	۵	استیساپ
۴۸	شیخ جانوں کی یادگار، غریب تواریک	۶	سبب تا لیل
۴۹	میں معافی طلبی	۸	نزدانہ تعلیمات - حضور رحمتہ عالم
۴۹	پرتھوی راج چوہان کو رحمت اسلام	۸	سنتیہ - حضرت مولانا حسن رضا بریلوی
۴۱	سید پالہ کی یاد دہری اور قلعہ اسلام	۹	سقام، لاینت
۴۲	بیکہ میں دانا ساگر	۱۰	وہمن اولیا، دشمن خدا
۴۳	سلطان شہاب الدین غوری کا	۱۱	اولیاء کی صحبت اختیار کرنا سنت انبیاء
	آخری معرکہ	۱۳	اولیاء اللہ کی شان
۴۵	یادگار، غریب تواریک میں سلطان	۱۶	سلطان الہند غوریہ غریب تواریک
	شہاب الدین غوری	۱۶	نام و نسب
۴۶	غریب تواریک کا اپنے مریدوں	۱۷	ولاوت و سعادت
	کے ساتھ حسن سلوک	۱۸	ایام شکریت
۴۸	سید لاہور غریب تواریک کا امیر	۱۹	مجدد و سب کی نگاہ عنایت سے اتفاق عظیم
	سے ذلی تک سفر	۲۰	علم شریعت کی طلب
۴۹	غریب تواریک کا سفر بغداد	۲۱	مردم حق کس بختو
۵۰	غریب تواریک کے ارشادات	۲۳	غریب تواریک کا عبادت
۵۱	غریب تواریک کی شادی	۲۳	غریب تواریک سے اور غریب تواریک
۵۲	غریب تواریک کے نظام	۲۳	سیر و سیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں
۵۳	غریب تواریک کا وصال	۲۵	یادگار و رسالت سے ہندوستان کی ولایت
۵۴	غریب تواریک کا خیر، طریقت	۲۶	یادگار و غریب تواریک میں تہذیب الدین اختیار کا
۵۵	ختم شرا دکان		کی عاشری

سَلَامُ اللّٰهِ عَلٰی سَيِّدِنَا صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ

سَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی شَهِيدِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 مَنْ عَلَيْنَا وَلَمَّا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا اَبَدَهُ بِاَلَيْهِهِ اَتَدُنَا بِالْخَيْرِ
 اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو بھیج دے کہ ہمیں سے نکالیں وہ لوگ
 اَوْصَالِهِ مُبَيَّنًا اَوْصَالُهُ مُبَيَّنًا صَلُّوا عَلَيْهِ لَا اِنْسَا صَلُّوا عَلَيْهِ سَرْمَدًا
 اللہ نے آپ کو خوشخبری دی ہے والا اور ہا کر امت بنا کر بھیجا اسے مسلمانوں تم آپ پر ہمیشہ بکشتہ درود پڑھتے رہو

سَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آجے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ کام چورا لیا، کے ساتھ شتر ہو انبیاء کے ساتھ
 عقل وہ ہو کہ عقل میں کر دے نہیں خدا کے ساتھ پڑھنے درود بھوم کر سید خوش نوا کے ساتھ

سَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے موٹی کے پیارے نور کی آنکھوں کے چارے
 اب کسے سید بیکارے تم ہمارے ہم تمہارے
 یا محمدی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(مفتوحہ محدث العلم وعلومہ مدرسہ اشرافیہ بیروتی مدرسہ)

مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرافی کی تصنیف

حقیقتِ شرک : توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اسے سمجھنے کے لئے شرک کا صحیح

ضروری ہے جو توحید کے متناظر ہے۔ عبادت اطاعت اور اتباع "ذاتی اور عطائی مناسبات اور مسئلہ سم
 نبی" عبادت استغناء اور شرک کی حاملانہ شرع ہے۔ وہ تمام آیات قرآنی جو شرکین کے اور شرکاء
 عرب کے حق میں نازل ہوئیں سمجھئے کہ کچھ مسلمانوں پر چسپاں کر کے والے یہ مذہبوں کا دلیل و تحقیق
 جواب ہے۔ لیکن اس کتاب کا موضوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رہے کہ میں یہ خوف نہیں
 کہ تم تمہارے بعد شرک میں جاؤ گے (بخاری شریف)

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ روڈ۔ حیدرآباد (9848576230)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِحَمْدِهِ وَتُسْلٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

انتساب

پختن پاک جلد اہل بیت اطہار بالخصوص غوث العالم سلطان التارکین قدوة
 الکبریٰ مقتدائے سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ
 والرحصوان اور مخدوم المشائخ امام العارفین سرکار کلاں حضرت علامہ مفتی سید شاہ
 مختار اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ کی ذات باریکات سے انتساب کرتے
 ہوئے جد محترم جناب مولوی سجاد خاں مرحوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان
 نفوس قدسیہ کے وسیلہ سے دعا گو ہوں کہ انھیں مولا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ
 مقام عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء
 محمد محبوب عالم اشرفی

سبب تالیف

تمام تعریف و توحیف اور حمد و ثناء کا وہ بڑی مستحق ہے جو رب العالمین ہے جس نے لفظ کلم سے ساری کائنات کو وجود بخشا اور وہی سب کا مالک حقیقی ہے اور ہر چیز پر اس کا قبضہ و اختیار ہے اور بے شمار درود و سلام ہو اس ذات بابرکات پر جو رحمۃ للعالمین شفیق المذنبین اور وحید الخلق کائنات ہے۔ سلام عقیدت ہو اللہ کے آن برگزیدہ بندوں پر جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام و اکرام کا اقدار بنایا ہے ان ہی خاصان خدا میں جن کو اللہ نے اپنی معرفت کے انوار سے منور کیا اور اپنے صفات کا مظہر بنا دیا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔

ارادے سکڑوں پہنچتے ہیں بکھر ٹوٹ جاتے ہیں وہی اجمیر جاتے ہیں جنہیں خواجہ جاتے ہیں اس شعر کے مصداق ناچیز کے دل میں خواجہ ہند کی بارگاہ میں حاضری کا اشتیاق بہت دنوں سے چھل رہا تھا کہ یکا یک پروگرام طے ہوا اور ۹ / محرم الحرام ۱۴۳۷ھ حضرت خواجہ غریب نواز کے روضہ انور پر اس ناچیز کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

مجھے آپ نے بلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے مرا مرجعہ بڑھا یا یہ کرم نہیں تو کیا ہے واپسی کے بعد کتبہ انوار المصطفیٰ جانا ہوا وہاں پر محبت محرم مولانا محمد نجی انصاری اشرفی پانی گتبیہ و شیعہ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد اور خلیفہ ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی (خلیفہ جامع مسجد محمدی کشن باغ) سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو مولانا محمد نجی انصاری اشرفی نے حضور غریب نواز علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات کے متعلق ایک رسالہ لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا، گویا کہ مولانا نے میرے دل کی بات اپنی زبان سے کہی تھی کیونکہ اجمیر شریف سے واپسی پر حضرت غریب نواز کی سیرت و سوانح سے متعلق چند ضخیم کتابوں کے مطالعہ کے بعد دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ حضرت سلطان الہند کی حیات کریمہ آپ کے اخلاق و عبادات، فضائل و کمالات، مقام و مرجعہ اور آپ کے بھائیں و مناقب سے متعلق ایک ایسا رسالہ

ترتیب دہی جو تہاں دیوان کے اقبال سے سادہ ہو اور ہر خاص و عام کیساں اس سے مستفید ہو سکے اور لوگ مختصر سے وقت میں آپ کے اجمالی حیات و خدمات اور کشف و کرامات سے واقف ہو کر اپنی زندگی میں روحانی انقلاب پیدا کریں۔

بفضلہ تعالیٰ حضور سیدنا غریب نواز کے فیضانِ گرم کے صدقہ تالیف کا کام مکمل ہوا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اس حقیر کا دل کو ذخیرہ آخرت بنائے اور بندہ حاضی کو ہمیشہ بزرگوں کے دامن سے وابستہ رکھے انعام یافتگان کے راستوں پر چلنے والا بنائے اور ان کے مشن کو ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجا سید الرحمن)

خاکپائے اولیاء

محمد محبوب عالم اشرفی

دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا

ڈاکھن پورہ - میٹروپولیٹن

دوشنبہ ۸/ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ ۱۵ جری ۲۰۰۶ء

روحانی وظائف: بحرب قرآنی وظائف اور نہ ماڈل کا روحانی فرائض۔ زندگی کے اہم ترین مسائل اور چیلنجز کا مکمل۔۔۔ خیال اور نیو ٹھہرنا علموں سے نہایت۔۔۔ جسمانی و روحانی امراض کا تفریق و علاج کی فکر۔۔۔ متا صدمہ میں کامیابی اور حصولِ توفیق کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

استغاثہ سے چھٹکارہ، آیاتِ حفاظت، آیاتِ رزق، قرض سے چھٹکارہ، ظہر بد کا ٹوٹا، قرضتِ حفاظت اور استخوان میں کامیابی، میاں بیوی کے جھگڑوں کا ٹوٹا، طبعی اور نافرمان اولاد کا علاج، نورانی راتیں (نمازیں اور نمازیں)، شادی میں رکاوٹ اور اس کا علاج، آیاتِ حفاظت، یاد رکھنا، قرآنی علاج، تصدیق و توثیق، شیطانی دسوس کا قرآنی علاج، فضائل و بدکات لاول و لائقہ کا فائدہ سے علاج، باؤں کا علاج، قرآنی علاج، روحانی علاج، عذابِ قبر سے نہایت و تھیلہ آیتِ انکساری، تھیلہ آیتِ کریمہ، عملِ اہلسنت، مستفادات میں کامیابی (جس نے مفادات اور تہمتوں سے نہایت)

نذرانہ عقیدت

(حضور محدث العظم رضی اللہ عنہما بعد سید محمد اشرفی دہلوی)

غریب آتے ہیں دار پر تیرے غریب نواز
تہوارے در کی کرامت یہ یاد دہن کی
تہداری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے
لگا کسے اس بڑی دور سے آگے ہوں
نہ جھوٹا کوئی گدا ہے نہ تم سا کوئی کریم
مضور اثر کس سنان کے نام کا صدق
زمانے بھر میں مجھے کر دیا غنی سید
کہ وہ غریب نوازی میرے غریب نواز
غریب آئے یہاں ہو گئے غریب نواز
کہ میں غریب بڑا تم سے غریب نواز
مسافروں پہ کرم کیجئے غریب نواز
نہ در سے انھوں کا بے کچھ لئے غریب نواز
ہماری جھولی کو بھر دیجئے غریب نواز
میں سہنے جاؤں تیری ہوگئے غریب نواز

منقبت

(حضرت مولانا حسن رضا بریلوی)

خواب بند وہ رہا ہے اعلیٰ حیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا حیرا
کھن بند ہے شاداب کیجئے جھڑے
وہ سے ابد کرم زور بردہا حیرا
پھر مجھے اپنا در پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ حیرا
کرتی ڈالی تیری تھکے ہوئے بیچاں کہ حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا حیرا
ہے تیری ذات محبوب بحر حقیقت پیارے
کسی تیرا کہ نے پایا نہ کہا حیرا
کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغ عالم
حتیٰ لکھن فردوس ہے روش حیرا
تھ کو بغداد سے حاصل ہوئی دوشان رفیع
دنگ وہ جانتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ حیرا
جی دس ٹوٹ ہیں اور خواجہ مصباح الدین ہیں
رہے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ حیرا

اولیاء اللہ

الحمد لله الذي جعل الافلاك والارضين والصلوة والسلام على من كان نبياً والدم بين السماء والطين وعلى آله واصحابه اجمعين . أما بعد فقد قال الله تعالى ﴿الَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (نہض/۶۳) خبردار ہو جاؤ! اہلینا اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کو نہ کوئی خوف ہے نہ رنج و غم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (عمر بھر) پرہیز گاری کرتے رہے۔ انھیں کے لئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ نے نئی نوع انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاء کرام و رسولان عظام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ انہوں نے اپنی قوموں کے سامنے رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی نبوت و رسالت کو پیش کیا تاکہ انھیں ابدی سعادت و فیروز بخشی شعیب ہو جائے۔ جن لوگوں نے اس پیغام سے روگردانی کی انھیں اذیت و غواہی کا سامنا کرنا پڑا اور آخرت میں بھی انھیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ یہ سلسلہ نبوت و رسالت چلتا رہا یہاں تک کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور اس سلسلہ نبوت کو اپنے محبوب و مشیول پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پائیکت پر لا کر موقوف کر دیا اور خاتم النبیین کا سانچ آپ کے سرافور پر رکھ دیا گیا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي یعنی میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے جو پیغام دنیا کے سامنے قرآن کریم کی شکل میں پیش کیا تھا اس پیغام کو رہتی و نیا تک باقی رہنا تھا اس دین مشین کی ترویج و اشاعت کے لئے علماء اور اولیاء آتے رہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

مقام ولایت :

اولیاء کرام وہ بلند ترین ہستیاں ہوتی ہیں جن کا ظاہر و باطن دونوں ہی پاک و صاف ہوتا ہے اور اپنے قلب کو پاک و الہی سے اس قدر روشن و متور کر لیتے کہ وہ خود بھی روشن ہوتے ہیں

اور خلق خدا کے قلوب سے تاریکی دور کر کے انھیں راہِ رشد و ہدایت پر گامزن کرو دیتے ہیں۔ اسی تفسیرِ ظاہری اور ترکیبِ باطنی کی وجہ سے رب کا کائنات انھیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرماتا ہے کہ نگاہِ ولی کی ہوتی ہے اور دیکھنا خدا کا ہوتا ہے۔ زبانِ ولی کی ہوتی ہے بات خدا کی ہوتی ہے۔ ہاتھ ولی کا ہوتا ہے اور قدرت خدا کی ہوتی ہے۔ پاؤں ولی کے ہوتے ہیں اور قوت خدا کی ہوتی ہے بلکہ رب کا کائنات کی بارگاہ میں اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا سے کسی چیز کو طلب کرتے ہیں تو پروردگار عالم انھیں ضرور عطا فرمادیتا ہے جیسا کہ اس حدیثِ قدسی میں وارد ہے لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ الْعَبْدَ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْإِثْقَالِ حَتَّىٰ أَحْبِبُّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتَهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَيَبْصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَرَشَادُ فَرَمَاتَا ہے کہ بندہ ظلی عبادات سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کے گمان ہو جاتا ہوں جن سے دوست ہے اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دوست دیکھتا ہے۔ (بخاری شریف) یہ بندے رب کا کائنات کے اتنے محبوب ہو جاتے ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت جبرئیل امین کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے اے جبرئیل میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل کے ذریعہ آسمانوں میں ندا گروای جاتی ہے۔ یہ اللہ کا محبوب ہے لہذا تم لوگ بھی ان سے محبت کرو۔ سارے آسمان والے اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین پر بسنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے اور اسے خام و عام میں مقبولیت عام عطا کر دی جاتی ہے چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَاحْبِبْهُ قَالَ فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ فَلَانًا فَاحْبِبُوهُ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يَوْضِعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ (مسلم)

وَشُمِّنَ أَوْلِيَاءُ وَشُمِّنَ خُدا :

اللہ تعالیٰ کے ان نیک بندوں کو بارگاہِ الہی میں ایسی محبوبیت نصیب ہوتی ہے کہ اگر کوئی ان

سے دشمنی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ سے دشمنی کرتا ہے اور پروردگار عالم کی طرف سے اس کے لئے جنگ کا اعلان ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے **مَنْ عَادَلَنِي وَلِيََا فَقَدْ اَدْبَتَهُ بِالْحَرْبِ لَعْنِي** جو کوئی میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے اُسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

یہ وہ برگزیدہ محبوب بندے ہوتے ہیں جن کے راستے پر جہل گریا دگاوا الہی تک رسائی ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے راستے پر چلنے کی تحقین قرآن کریم میں یوں کی گئی **اَلْاٰهْدٰى الصِّرَاطَ السَّيْقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** یعنی ہمیں سیدھے راستے پر چلاؤ ان کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔

ان انعام یافتگان کو قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا گیا **اَلْاَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالشّٰهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسَنَ اَوَّلٰىكَا وَفَيّٰكَا** یعنی جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں جن کی شکست ہزی انہیں چیز ہے۔ اولیاء اللہ انہی انعام یافتہ گروہوں سے ایک ہے جن کی صحبت میں رہنا اپنی دنیا و آخرت ستوارنا اور جن کے واسطے کرم سے وابستہ ہونا اپنے ایمان و عقیدے کو محفوظ کر لینا ہے چنانچہ رب کا کلمات نے ارشاد فرمایا **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ** یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور یکجہوں کے ساتھ رہو۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو تقویٰ الہی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ پاؤں کے صحبت میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ان کی صحبت ایمان تقویٰ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ عبادت ہے ریا

اولیاء کی صحبت اختیار کرنا سنت انبیاء :

حضرت موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں انہوں نے ایک ولی حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور اس کی تکمیل بھی ہوئی۔ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف رہا کہ وہ ولی ہیں یا نبی۔ جمہور علماء کرام نے انہیں ولی مانا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کی تو پروردگار عالم نے چٹایوں بتایا کہ بھونی ہوئی پھلی جس جگہ زندہ ہو کر سمندر میں کود پڑے کچھ لو کہ وہی تمہاری منزل ہے اور وہی تمہارا مقصود ہے۔ چنانچہ اس رہنمائی کے بعد اپنے خادم شعون کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے بھوک کا احساس ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا لاؤ وہ مچھلیاں کہاں ہیں؟ تو آپ کے خادم نے بحیرانی کے عالم میں عرض کیا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا ایک عجیب چیز میں نے دیکھی۔ ایک ٹکڑا رستے میں جب آپ آرام کر رہے تھے بھونی ہوئی مچھلیاں زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا **ذٰلِكَ مَلَكُنَا نَبِغْ** وہی ہماری منزل تھی۔ پھر وہ دونوں اسی منزل کی طرف واپس ہوئے جہاں مچھلیاں زندہ ہو گئی تھیں۔ وہاں پر حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی جس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے کام کو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ آپ کے کسی بھی کام پر میں اعتراض نہیں کروں گا۔ یہ حضرات چلے راستے میں دریا آیا کشتی پر سوار ہوئے کشتی والوں نے ان سے کرایہ بھی نہیں لیا مگر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ دیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے: یہ آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے آپ سے پیہ پیہ بھی نہ لیا اور آپ نے اس کشتی کو توڑ دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا **اَلَمْ اَقُلْ لَكُمْ اَنْتُمْ لَمْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا** میں آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے کام پر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول سے میں نے کہہ دیا اس کے بعد کچھ نہ پوچھوں گا۔ آگے چلے راستے میں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں ایک تہا بیت ہی حسین و جمیل لڑکا تھا۔ اس کی طرف بڑے اور اسے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر اپنے آپ کو نہ روک سکے بول اٹھے کہ آپ ایک پاکیزہ جان کو ہلا دینے لگے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں کہا میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے کہا کہ آپ اگر میں کچھ پوچھوں گا تو آپ مجھے اپنے ہاتھ مت رکھئے گا۔ آگے بڑھے ایک گاؤں میں گئے۔ گاؤں والے بڑے بد اخلاق تھے ان لوگوں نے ان حضرات کو مہمان بنانے اور کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ جب اس گاؤں سے نکلے گئے تو ایک دیوار جو نہایت ہی خستہ حالت میں تھی حضرت فخر علیہ السلام نے اس دیوار کو ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس مقام پر بھی مہر نہ کر سکے اور بول پڑے کہ ان لوگوں نے اتنی بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا اور آپ نے ان کی دیوار کو سیدھا کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ یہ سنا حضرت فخر علیہ السلام نے کہا ہذا فراق بیٹھی و بینک یہاں سے ہم دونوں کے راستے الگ ہوتے ہیں تو سنو! وہ باتیں جن پر تم مہر نہ کر سکتے۔ وہ کشتی جس کا تختہ میں نے توڑا وہ قیدیوں کی تھی۔ اُس پار ایک ظالم بادشاہ رہتا ہے وہ ہوا چھی کشتی دیکھتا ہے اسے جھین لیتا ہے اس لئے میں نے اس میں میب لگا دیا۔ وہ لڑکا جس کو میں نے قتل کیا اس کی پیٹانی پر کا فر کھسا ہوا تھا مجھے خوف ہوا کہ یہ کہیں اپنے ماں باپ کو بھی کافر نہ بنا دے اس لئے میں نے اس کو قتل کر دیا۔ وہ دیوار جس کو میں نے سیدھی کی وہ دو جیم لوگوں کی تھی ان کے والد نے اس کے اعدائے کے لئے خزانہ رکھا تھا۔ اب وہ مرنے والی تھی۔ مگر جاتی تھی تو ان کے منہ سہی کی وجہ سے دوسرے لوگ اس پر قابض ہو جاتے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس میں جہاں کہیں دوسرے پہلو ہیں وہ ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نبی نے ایک ولی سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ اپنے شب روز ان کے ساتھ گزارے۔ لہذا یہ کہنا بجا ہے کہ صحبت ولی اختیار کرنا سنت نبی ہے۔

اولیاء اللہ کی شان :

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ولیوں کے مقام و مرتبے اور عظمتوں کو قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ یعنی نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کسی بات سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب اولیاء اللہ ان کی اپنی مرضی و مظاہرہ کو رب کا نجات

کی مرضی و نطق کے حوالے کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کا ہو جاتا ہے اور ہم رب کا نکات کی نصرت و حمایت انہیں حاصل رہتی ہے اور ان کے قلوب سے ماسواۃ اللہ کا خوف و زلزلہ جاتا ہے بلکہ حد تو یہ ہے کہ ان سے تعلق و نسبت رکھنے والا انسان تو انسان جانور بھی ہے خوف و خطر ہو جاتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ جو اللہ کی ولیہ تھیں۔ اُن کی بکریاں اسی تالاب سے سیراب ہوتی تھیں جس تالاب میں شیر اپنی پیاس بجھاتا تھا۔ لوگوں نے جب اس تعجب بھرے معاملہ کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہاری بکریوں نے شیر سے کب دوستی کر لی۔ تو رابعہ بصریہ نے کہا جب سے میں نے اللہ سے دوستی کر لی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دربار میں رہنے والے لکھتے گا بھی ہے۔

مشہور ہنرگشتی شہزادہ جام جو زعفران کی بکریاں کھلاتے ہیں شیر کی سواری فرماتے تھے اور اُن کا دستور تھا کہ جس خانقاہ میں تشریف لے جاتے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب فرماتے اور تمام بزرگوں پر اُن کی بیعت کا اس قدر سکہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہر شیخ یا چوں و چے ایک گائے کا تذکرہ کر دیتا۔ چنانچہ بعد اوشرف نے آئے تو یہاں بھی حسب عادت خادم کو خانقاہ غوث میں بھیج کر ایک گائے کا مطالبہ فرمایا۔ حضور غوث اعظم نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ فرمایا کہ احمد جام ہمارے مہمان ہیں اس لئے ضرور اُن کا مطالبہ پورا کیا جائے گا اور آپ نے ایک گائے بھیج دینے کا حکم فرما دیا۔ شیخ احمد جام کو حسب خادم نے خبر دی کہ گائے آ رہی ہے تو وہ آکر کر بولے کہ دیکھ لیا تم نے ہمارا دیدہ بہ۔ بہر حال حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا خادم گائے لے کر چلا تو ایک ڈبا چلا آتا جو خانقاہ غوثیہ کے لشکر گرانہ گئی بکریوں پر گزر رہا تھا اور دروازے پر پڑا رہتا تھا وہ بھی گائے کے ساتھ چلا اور جیسے ہی شیخ احمد جام کا شیر گائے پر بھینا گئے نے ایک دم لپک کر شیر کا گلا پکڑ لیا اور اپنے بچوں سے شیر کا پیٹ بھاڑا اور کتا گائے کو بانک کر خانقاہ غوثیہ میں لے آیا۔ حضرت شہزادہ احمد جام اپنے شیر کا حال زار دیکھ کر اور ایک لاغر گائے کی جرأت کا مشاہدہ کر کے سمجھ گئے کہ حضرت غوث اعظم کا تشریف ہے اور یقیناً یہ میرے غرور کا جواب ہے چنانچہ آپ شرمندہ ہو کر

حاضر و رہا رہوئے اور سرکارِ غوثیت میں معافی کے خواستگار اور نظرِ کرم کے طلبگار ہوئے۔
 امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی فرماتے ہیں:

گیا دے جس پہ حاجت کا ہر چہ تیرا شیرِ کھنڈے میں لانا نہیں کتا تیرا

یہ لوگ مقربِ بارگاہِ الہی ہوتے ہیں وہ تو آنے والی نسلوں میں یاد کئے جاتے ہیں ان سے
 شُبہ رکھنے والا جانور بھی یاد کیا جاتا ہے چنانچہ اصحابِ کہف کا قرآنی واقعہ اس بات پر شاہد
 و عادل ہے۔ یہ چند نفوسِ قدسیہ جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے غار میں پناہ لی
 تو ان کے ساتھ ایک کتا بھی ہو لیا۔ یہ لوگ جب غار کے اندر گئے پُروردگارِ عالم نے انہیں
 ایک لمبی نیند سلا دی یعنی 309 سال تک وہ لوگ سوتے رہے اور اس کا احساس بھی نہ ہوا
 اور ان کا کتا اسی حالت میں غار کے چوکت پر اپنے جھجوں بچھائے بیٹھا رہا۔ چنانچہ قرآن
 کریم میں فرمایا ﴿وَكَلْبُهُمْ بِاَسْطِ ذُرَاعِهِمْ اِلَىٰ الْوَسِيدِ﴾ اللہ تبارک و تعالیٰ نے
 اُس کتے کا ذکر قرآن میں فرمایا اور اُس کتے کو نصیبِ اولیاء کی بناء پر جنت میں داخل کیا
 جائے گا چنانچہ حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

پُروردگارِ باریک نظر و دانستہ خاندانِ بختیں تم شد سب اصحابِ کہف پہ نگاہِ گرفتِ مرہم شد
 فوجِ علیہ السلام پیغمبرِ کا پنا (کنعان) جب کافروں بدکاروں کی صحبت اختیار کیا تو وہ بھی
 شر قاب ہوا اور نبی کا پنا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو عذاب سے نہ بچا سکا اور اصحابِ
 کہف جو اللہ کے مقرب تھے ان کے ساتھ ایک کتا ہو لیا تو وہ بھی آدمیوں کی طرح عظیم
 الشان ہو گیا اور قرآن پاک میں اس کا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

اللہ والوں کی صحبت و رفاقت میں رہنا اپنی بخشش و نجات کا سامان تیار کرنا ہے ان سے نسبت
 اور عقیدت و محبت کا برتاؤ نجاتِ آخرت کی ضمانت ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے
 جب بھٹی جنت کی طرف چارہے ہوں گے تو ایک شخص جو جہنمیوں کی صف میں کھڑا ہوگا ایک
 اللہ والے کو جنتیوں کی صف میں پہچان کر اس کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا
 اَمَا تَعْرِفُنِي اَنَا الَّذِي سَبَقَتْكَ شِدْوِيَّةٌ (مختار) کیا آپ نے مجھے پہچاننا نہیں میں وہ

ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو پانی پایا تھا۔ اسی طرح ایک اور روز نبی آئے گا وہ اللہ کے ولی سے عرض کرے گا **وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضوء (مختصر)** میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک مرتبہ وضو کرایا تھا۔

وہ اللہ کا ولی بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوگا قیضق له فيدخله الجنة یعنی اس روز نبی کی شفاعت کر کے اسے بھی جنت میں لئے جائے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ اپنے چاہنے والوں کی وہاں بھی مدد فرمائیں گے جہاں کوئی کسی کا پرہیزگار نہ ہوگا۔ انہی محبوبانِ بارگاہِ پروردانی "مقبولانِ دربارِ صمدانی" اور مقربانِ بارگاہِ رحمانی میں حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی ہیں جنہیں ہم اہل عقیدت و محبت عطا کئے رسولِ خواجہ خواجگان کا نائب رسول فی الہند کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں ایمانی عقیدے کی ایسی شمع جلائی جس کی روشنی سے کڑوڑوں انسانوں کے قلوب منور و بجلی ہوئے اور دینی دنیا تک یہ شمع ہدایت کمکشان راو شریعت و طریقت کی رہبر بنی و رہنمائی کا کام دیتی رہے گی۔ آنے والے صفحات اسی مروجہ کامل کی داستان حق و ہدایت پر مبنی ہے۔ تعصب کی عینک ہٹا کر پڑھئے اور اپنی زندگی میں روحانی و عرفانی انقلاب پیدا کرے۔

نام و نسب : قطب الاقطاب امام الاتقیاء معین الملک والدین کا اسم گرامی سید معین الدین حسن ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ حبیب الطریقین سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب والد بزرگوار کی طرف سے اس طرح ہے :

خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن کمال الدین بن احمد حسین بن نجم الدین طاہر بن عبدالعزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۷۷)

بادری سلسلہ نسب اس طرح ہے :

بی بی ام المورخ موسوم بی بی مامہ نور بنت سید داؤد بن سید عبد اللہ عقیلی بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسیٰ طائی بن سید عبد اللہ طائی بن سید موسیٰ اخوند بن سید عبد اللہ بن سید حسن شمش بن سید امام حسن بن سید ناطل مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسالك السالكين)

ولادت یا سعادت : حضرت خواجہ مہین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی ولادت یا سعادت ۱۱۴۲ھ (۵۳۷ھ ہجری) مقام قصبہ سحر میں ہوئی اور خراسان میں پرورش پائی۔ حضرت خواجہ خواجگان کی ولادت ساری دنیا کے لئے رحمت کا سبب ہے اور آپ کی ذات یا برکات سالکین راہ شریعت و طریقت کی راہنمائی کا باعث ہے۔

والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ جب مہین الدین میرے شکم میں تھے تو میں اچھے خواب دیکھا کرتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست بن گئے تھے، ولادت کے وقت سارا مکان اتوار الٹی سے جگمگا رہا تھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز کی جس زمانے میں ولادت ہوئی، وہ بڑا پر آشوب دور تھا۔ سیماں و فرائساں میں انفرادی کی عالم تھا، ہر طرف لوٹ مار کا بازار گرم، سرسبزہ شادات علاقوں میں لڑائی کی آگ بھڑک رہی تھی۔ ملت میں امتکا روافضی پیدا ہو چکا تھا، اخوت و مساوات کا جذبہ دم توڑ رہا تھا، عدل و انصاف کا دن دھاڑے خون کیا جا رہا تھا، میرا ایک گواہنے مفاد کی فکر و امن گیر تھی۔ لوگ بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے۔ علامہ داؤد باطنی کی جماعت نے سارے ملک میں قتل و غارتگری کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ سلجوقی خاندان کی یادگار سلطان تغر علائے کا حکمران تھا۔ اس کی شوکت و شہرت کی داستانیں دور و دراز علاقے تک مشہور تھیں۔ اچانک گردش ایام نے نئی کرہوتی، تاتاریوں کے متابلے سلطان خجڑ کو شکست ہوئی اور سلطان خجڑ کو غرہ ہونا پڑا۔ ان ہی حالات کی وجہ سے حضرت خواجہ غیاث الدین حسن وطن عزیز کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور اپنے بیوی بچے کو لے کر خراسان چلے آئے۔ اس وقت حضرت خواجہ مہین الدین کی عمر ایک سال کی تھی۔

میں تو تجا ہی چلا تھا جانب منزل یحییٰ لوگ ساتھ آتے گئے اور کہا وہاں بتا گیا
 ہوں دولت و شہرت پر ریا پ مٹے نازوں یہاں بے سرو سامانی سامان محبت ہے
 ایام طفولیت : حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی بچپن کی زندگی بھی اسرار الہی
 و معارف کے آئینہ دار تھی۔ پروردگار عالم جن حضرات سے اپنا کام لینا چاہتا ہے ان کے
 ضمیر میں اپنے جلوے عطا فرما کر لوگوں میں انھیں مفرد و ممتاز بنا دیتا ہے اور ان سے ایسی
 ایسی کرامتیں ظاہر فرماتا ہے جو ہم وادراک اور عقل و منطقی دلائل سے بالاتر ہوتی ہیں۔
 غریب نواز کے بچپن ہی سے صاحب نظر افراد نے اس حقیقت کو محسوس کر لیا تھا کہ خواجہ
 غیاث الدین کا یہ شیر اودھ دیا گئے انسانیت کا پیشوا بن کر آیا ہے چنانچہ آپ کا بچپن عام بچوں
 سے بالکل الگ تھلک تھا۔ آپ کبھی بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے
 بلکہ چوٹی سی عمر میں اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے مکان بلا لے اور کھانا کھا کر سرور ہوتے۔
 غریب نواز کے شیر خواری کے زمانے کے بہت سے عجیب و غریب واقعات مشہور ہیں۔
 خواجہ غریب نواز عام لڑکوں کی طرح کھیل کود میں اپنے اوقات کو صرف کرنے کے بجائے
 اللہ اللہ کرتے اور یاد الہی میں مست رہتے تھے اور بچوں کو بھی ذکر الہی کی طرف بلا لے اور
 فرماتے: بچو! ہم دنیا میں کھیل کود کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ اللہ کی یاد میں مست ہو کر اللہ
 کو مانتے آئے ہیں۔ سبحان اللہ۔ جب آپ لوگوں کو اس قسم کی نصیحت کرتے تو
 بزرگ حضرات آپ کی ان باتوں سے حیرت زدہ ہو جاتے اور بے ساختہ دعائیں گھمات ان
 زبان سے نکلتے اور کہتے یہ لڑکا بڑا ہو کر بلند مقام حاصل کرے گا اور ان کا شمار برگزیدہ
 ہستیوں میں ہوگا۔ آپ شیر خواری کے زمانے میں جب کبھی کوئی عورت اپنے دودھ پیتے
 بچوں کو لیکر آتی اور اس کا لڑکا دودھ کے لئے روتا تو آپ اپنی والدہ ماجدہ کی طرف اشارہ
 فرماتے گویا مطلب ہوتا ایا جان اس روتے بچے کو اپنے گود میں لے لو اور اپنا دودھ پلا دو۔
 معلوم یہ ہوا کہ غریب نواز بچپن ہی سے غریب نوازی فرما رہے ہیں۔ آپ کو یہ گوارہ نہیں
 کہ میرے گھر میں کوئی آئے اور روتا ہوا اوپن چلا جائے۔ ماں اپنے لخت جگر کی فرمائش پر
 روتے بچے کو اٹھا لیتی اور اپنا دودھ پلانا شروع کر دیتی تھیں اور جب اپنے چھاتی سے لگتی

تو غریب نواز مسکرائے گئے۔ آپ اندازہ لگائیں غریب نواز کی غریب نوازی کا کہ جب شیر خوارگی میں یہ عالم ہے تو جوانی کا عالم کیا ہوگا؟ جب بھوکے اور پیاسے بچوں کو روٹا دیکھ کر یہ داشت نہ کر پاتے اور والدہ کو دودھ پلانے کے لئے اشارہ فرماتے تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ غریب نواز اپنے سر پر یہ سلسلہ سے وابستہ لوگوں کو مصیبت میں روٹا دیکھنا گوارہ کر سکیں۔
ہو نگر ہم پر بھی اجیر والے ہم بھی منگتے ہیں تیری گلی کے
تیرے لطف و کرم کے سہارے بیت چائیں گے دن فدا کی گے

مہذب کی نگاہ عنایت سے انقلاب عظیم :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کو روز اول سے ہی بزرگوں، درویشوں اور صالحین کی صحبت و رفاقت میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا۔ ایک دن حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری علیہ الرحمۃ اپنے باغ میں یا غسانی کا کام کر رہے تھے کہ اشارہ نہیں پا کر ایک مشہور و معروف بزرگ مہذب حضرت ابراہیم قدوسی علیہ الرحمۃ باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی نظر جب بزرگ ہستی پر پڑی تو ڈرتے ہوئے گئے اور ایک سایہ دار درخت کے نیچے بٹھایا۔ بڑے ادب و احترام کے ساتھ پیش آئے۔ استقبال کیا اور مہذب مہذب قدوسی کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔ حضرت ابراہیم قدوسی ان کی اس تعظیم و توقیر سے بہت خوش ہوئے اور خواجہ غریب نواز کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا کہیں دی۔ جب جانے گئے غریب نواز نے آپ کے دامن کو تھام لیا۔ حضرت ابراہیم قدوسی نے پوچھا اب کیا چاہئے؟ غریب نواز نے عرض کیا اور تھوڑی دیر باغ میں تشریف رکھیں۔ غریب نواز نے باغ سے ایک تازہ انگور کا خوشہ مانے لاکر رکھ دیا اور خود روزانہ ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت مہذب نے انگور تناول فرمایا۔ مہذب نے غریب نواز کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ آپ رہنما کی کی تلاش میں ہیں۔ بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں ڈالا اور اسے چبا کر غریب نواز کو دیا۔ کھلی کا ٹکڑا اپنے اندر اسرار و معارف کے ایسے خزانے لئے ہوئے تھا کہ اس کو کھاتے ہی دل کی دنیا بدل گئی۔ سارے پردے مٹ گئے اور عالم ظاہر نے

جالم باطن کو عبور کر لیا، پھر کیا تھا خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے آنکھوں میں ایسا نور
 چھایا کہ سارے عجایب اُٹھ گئے۔ اب غریب نواز نے نئی زندگی کی نئی راہ اختیار کی۔
 زندگی میں انقلاب آگیا، دنیا سے نفرت پیدا ہو گئی۔ بارش، چن چکی اور سارا سامان بیچ
 ڈالا۔ ساری رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم کر ڈالا۔ ضروری سامان پاندھنا اور اپنے
 وطن عزیز کو خیر یاد کیا۔ راہ حق کے طالب منزل کی تلاش میں نکل پڑے۔ حضرت مولانا
 دوم فرماتے ہیں :

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریا

اللہ والوں کی محفل میں اسامت بیٹھنا سو سال کی عبادت سے زیادہ سے بہتر ہے۔ اس
 لئے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی صحبت و رفاقت سے انسان کی تقدیر بدل دیتی ہے
 کیونکہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا خود اللہ کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ شعر عربی کیا
 خوب کیا :

اکاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
 اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے اسے چاہئے جس کو خدا چاہتا ہے

علم شریعت کی طلب :

مشائخ طریقت اور عرفاء کا ملین کا یہ طریقہ رہا کہ منزل معرفت تک رسائی کے لئے
 پہلے علوم ظاہری کے مراحل طے کرتے پھر عمل کی دشوار منزلوں سے آگے بڑھ کر علوم باطن کو
 حاصل کرتے ہیں۔ حضرت غریب نواز بھی ایسی ہی راہ کو اختیار کرتے ہوئے اسی جانب
 سے تفصیل علم کی اجازت لی اور قدم بوی کر کے تفصیل علم کے لئے وطن عزیز کو خیر یاد کیا اور علم
 ظاہری حاصل کرنے کے لئے بلاد اسلامیہ کا سفر شروع کیا اور جہاں گئیں بھی رشد و ہدایت
 کی غمیں روشن تھیں، بے خوف و خطر علم کی تفصیل کے لئے نکل پڑے۔ جن کے دل میں خدا
 کی صحبت کے چراغ روشن ہو بھلا انہیں کسی بھی طرح کا کیسے رش و الم ہو سکتا ہے اور یقین چاہو
 کہ جو بندہ خدا کا ہو چاہتا ہے خدا بھی اس کا ہو جاتا ہے۔

عظیم گل مجھے پہنچنے لگے ہائی ہے ہر باب جہاں دگل نظر آئے جھکا دوں گا چین اپنا
حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ باطن مزیز سے نکل کر اصلاحی علوم و فنون کے مرکز سمرقند
و بخارا و تشریف لے گئے اور حضرت مولانا حسام الدین علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا شرف
الدین علیہ الرحمۃ سے علوم شریعت کی تحصیل میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف رہے۔
قرن تیسرہ و حدیث کے علاوہ علم فقہ اور علم الکلام و لغہ و جیسے علوم و فنون کا درس لیا۔ جب آپ
بخارا و سلم دین حاصل کرنے کے بعد نکلے تو آپ کو تمام علوم میں دسترس حاصل تھا۔ علم
ظاہر کے حصول کے بعد آپ کے اندر علم باطن کے حصول کا ذوق پیدا ہوا اور روحانی علوم کی
حقیقت کا آماز کیا تا کہ کسی ولی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر معرفت الہی کے حقیقی مقام کو
پہنچا جاسکے۔

مرشد حق کی جستجو : حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ علم دین سے فراغت حاصل
کرنے کے بعد روحانی علوم کی جستجو میں نکلے جس کے سرائے اس وقت عراق و حجاز میں قائم
تھے جہاں صوفیاء صالحین اولیاء اللہ جیسی مقتدر ہستیاں یادۂ وحدت کے متوالوں کو سرشار
کر رہی تھیں۔ حضرت غریب نواز بھی کامل کی تلاش میں شرق کا رخ کیا اور قصبہ بارون
میں وارد ہوئے جہاں بادی طریق ولایت واقف رموز پیرائے منبع احسان حضرت خواجہ
علاء ہارونی علیہ الرحمۃ کے میخانہ معرفت میں داخل ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے
خواجہ غریب نواز کو دیکھا اور غریب نواز نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو دیکھا۔ اس سے
پہلے دونوں نے ایک دوسرے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا: بہت دیر گزشتہ تھی تمہارا حق
انتظار کر رہا تھا۔ انتظار ختم ہوا۔ آپ کی نگاہ سے اللہ نے سارے پردے اٹھا دیئے۔
حضرت خواجہ کے قلب پر نگاہ ولایت پڑی آتے ہی آپ مرشد کامل کے حلقہ ارادت میں
داخل ہوئے اور ان کے دست اقدس پر بیٹھ ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز بیعت
کے ہاتھ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں: اُمی صحبت میں جہاں بڑے عظیم مشائخ حاضر تھے
میں بڑے ادب و احترام سے حاضر ہوا۔ اپنے ہمین نیا کو رقم کر دیا حضرت مرشد کامل نے

فرمایا: ”دو رکعت نفل نماز ادا کرو“ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ فرمایا: قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں“ میں ادب سے قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔ پھر ارشاد ہوا: ”سورۃ بقرہ پڑھ۔“ میں نے خلوص نیت سے پوری سورۃ بقرہ پڑھی۔ پھر فرمایا: ”سناٹھ مرتبہ سبحان اللہ کہو۔“ میں نے اس کی بھی تعمیل کی۔ ان مدارج کے بعد حضرت مرشد اعظم خود اٹھ کھڑے ہوئے، میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا، آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ ان امور کے بعد حضرت قبلہ نے ایک خاص قسم کی ٹوپی میرے سر پر رکھ دی اور اپنی خاص کسل مجھے اٹھائی اور فرمایا: ”بیٹے“ میں فوراً بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا: ”بزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ۔“ میں نے بزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھا، ”اب فرمایا کہ ہمارے مشائخ کے طبقات میں بس یہی ایک شب روز کا عبادہ ہے۔ چا اور کامل ایک دن اور ایک رات عبادہ کرو۔ ان کے حکم کے مطابق میں نے پورا ایک دن اور رات عبادت الہی نماز و اطاعت میں بسر کی۔ دوسرے دن حاضر ہو کر روئے نیاز زمین پر گھٹا تو ارشاد ہوا: ”بیٹے“ میں ادب سے بیٹھ گیا، پھر ارشاد ہوا: ”اوپر دیکھ۔“ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی، ”مرشد کامل نے دریافت فرمایا کہاں تک دیکھا۔ میں نے عرض کیا: ”عرش“ مہلی تک، پھر ارشاد ہوا: ”نیچے دیکھ۔“ میں نے آنکھیں زمین کی طرف کی، پھر حضرت نے وہی سوال کیا: ”کہاں تک دیکھا؟“ میں نے عرض کیا: حضور تحت العرشی تک۔ حکم ہوا: ”پھر بزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ اور پھر جب میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تو فرمایا: ”صالح الدین آسمان کی طرف دیکھ اور بتا کہ کہاں تک دیکھ لیا ہے۔“ میں نے عرض کیا: حضور قیامت تک۔ اب فرمایا: ”آنکھیں بند کرو“ میں نے بند کر لی۔ ارشاد فرمایا: ”اب گھول دے۔“ میں آنکھیں کھول دیں۔ حضرت مرشد کامل نے اپنی دونوں انگلیاں میری نظر کے سامنے کی اور پوچھا کیا دیکھا؟ عرض کیا: اٹھا، بزار عالم دیکھ رہا ہوں۔ جب حضرت نے میری زبان سے یہ کلمہ سنا تو ارشاد فرمایا۔ بس تیرا کام ہو گیا، پھر ایک ایست کی طرف دیکھ کر فرمایا اسے اٹھا۔ میں نے اٹھایا۔ اس کے نیچے سے کچھ دینار نکلے۔ فرمایا: انھیں لے جا اور دونوں ہاتھوں میں خیرات کر دے۔ (انیس الارواح)

قادر تھیں گرام : اب ان لوگوں کے لئے مقام بہرہ ہے جو اولیاء اللہ کی طاقت و قوت اور کشف و کرامت سے انکار کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز از قود لکھتے ہیں مجھے میرے بھوکامل حضرت عثمان بارہوی نے اس وقت اجازت فرمائی جب کہ میں تحت الطری سے لیکر عرش معلیٰ تک اور عرش معلیٰ سے لیکر فرش تک دیکھنے لگا۔ اب اس مقام پر آپ غور کریں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کوئی نبی نہیں اور نہ ہی صحابی ہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام اور حضور اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے پانچ سو سال بعد دنیا میں تشریف لائے۔ تو جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کی یہ شان ہے کہ فرش پر وہ کر عرش اعظم کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو پھر سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کفایت و بصارت کا عالم کیا ہوگا؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو سکتا۔ بسبب نہ خدا ہی چھپا تم پر کڑوڑوں درود

غریب نواز کا مجاہدہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے بیست و اداوت میں داخل ہونے کے بعد دھائی سال تک ترکیہ باطن کے لئے جو سخت مجاہد فرمایا اس کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : حضرت غریب نواز نے بڑے بڑے مجاہدات کئے۔ آپ سات سال شاہیہ روز بعد اظہار کرتے اور پانچ ہفتاں وزن کی روٹی پانی میں بچھو کر تناول فرماتے۔ آپ کا لباس دو چادریں تھیں جن میں بیوند لگے رہتے اور بیوند لگانے کے لئے جس قسم کا کپڑا مل جاتا اسی سے ہی لیتے۔ (مرآۃ الاسرار)

خرقہ خلافت اور غریب نواز : حضرت خواجہ عثمان بارہوی علیہ الرحمۃ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو اپنی مریدی میں داخل فرمایا اور باطنی علوم اسرار و معارف کا جام پلا کر حقیقت و معرفت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا اور تلاش حق کے سارے مراحل طے کرنا اپنی خاص توجہ سے درجہ قلبیت پر فائز کروایا اور خرقہ جانشینی عطا فرمایا کہ حضرت خواجہ عثمان بارہوی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں: ”معین الدین خدا کا دوست ہے اور مجھے اس کی مریدی پر تیار ہے۔“ مرشد برحق نے بعد اوس میں آپ کو خرقہ خلافت اور جانشینی عطا فرمایا اور تہجرات مصلطوی جو خانوادہ چشت میں سلسلہ وار چلے آ رہے تھے حضرت خواجہ معین الدین کو مرست فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا: اے ”معین الدین“! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لئے کیا، تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند عطف وہی ہے جو اپنے ہوش گوش میں اپنے پیغمبر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرے میں انھیں لکھے اور انجام تک پہنچائے تاکہ قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔ اس کے بعد اپنا عصا سائے مبارک، نعلین مبارک، مصلیٰ وغیرہ عطا فرما کر سرخراؤ کیا۔ یہ تہجرات ہمارے پیر و مرشد کی یادگار ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ سے ہم تک پہنچے ہیں۔ ہم نے تجھے دے دیا اس کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے اپنے پاس رکھا۔ خلق سے طبع نہ رکھنا، آبادی سے دور رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔ یہ ارشادات فرمانے کے بعد پیر برحق نے مجھے اپنے سینے سے لگا یا سر اور آنکھ کو بوسہ دیا اور فرمایا تجھ کو خدا کے سپرد کیا، پھر دعائیں دینی اور رخصت کیا۔ (افس الارواح)

سیر و سیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں :

حضرت خواجہ غریب نواز نے مرشد کامل حضرت عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں تقریباً اپنی زندگی کے بیس سال کا طویل عرصہ گزارا اور زیادہ تر اوقات سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ سیر و سیاحت کے دوران بیتان، دمشق، بغداد، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کا دورہ کیا اور جہاں جاتے وہاں کے صوفیاء، صائغین، بزرگوں اور مشائخ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ ۵۵۳ ہجری میں آپ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا، وہاں شہر کی جامع مسجد میں دونوں اصحاب نے استکاف فرمایا، اس کے بعد مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوئے، پھر خان کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ طواف کعبہ اور عبادت ریاضت میں مصروف رہے۔ انہی ایام میں حرم کعبہ کے اندر یاد الہی میں مشغول تھے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی نے خواجہ معین الدین کا ہاتھ پکڑا اور اللہ کے سپرد کیا اور اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں غریب نواز کے متعلق دعا فرمائی۔ دعا کرتے ہی تھا کہ غیب سے آواز آئی۔ آپ نے یہی آواز پر توجہ کی 'آواز آ رہی تھی ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ ہم معین الدین سے خوش ہیں اور تمہیں بخش دیا۔ جو چاہو طلب کرو عطا کروں گا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ بخش کے اس پیغام سے بہت خوش ہوئے اور معین الدین غازی بارگاہِ خداوندی میں ختم کرتے ہوئے بعد پھر دنیا عرض کیا: اے خداوند! معین الدین کے مرید اور ان کے سلسلہ کے افراد کو بخش دے۔ آواز آئی 'جو تجھ سے اور تیرے سلسلے میں قیامت تک مرید ہوگا انہیں بخش دوں گا۔ چند ایام مکہ مکرمہ میں قیام کیا 'قریضہ حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

بارگاہ رسالت سے ہندوستان کی ولایت :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ بسبب حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے اور مکہ مکرمہ سے ہوئے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دی اور یوں سلام عرض کیا: السلام علیک یا جدی، تو روزِ مقدس سے جواب آیا، علیک السلام یا ولدی اس کے بعد آپ کو یہ بشارت مل گئی 'اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے تمہیں ہند کی ولایت عطا کی 'وہاں کفر و ضلالت پھیلی ہوئی ہے تو ابھر جا میرے وجود سے کفر و ضلالت ختم ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز اس بشارت سے بہت خوش ہوئے۔ آپ پر ایک وجدانی ہی کیفیت طاری ہوئی۔ مسرت و شادمانی کی انتہا نہ رہی۔ دین اسلام کی سر بلندی کے لئے اٹھے۔ مدینہ منورہ سے ملک شام کے لئے روانہ ہو گئے اور ملک شام سے ہوتے ہوئے بغداد شریف حاضر ہوئے اور وہاں پہنچ کر حضرت نوح اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ حضرت نوح اعظم رضی اللہ عنہ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا تو اپنے مرید سے فرمایا: اس مرد حق کو دیکھو اس کا نام حسن ہے اور میرے آقا نے انہیں معین فرمایا ہے۔ بہت لوگوں کو ان کی محنت سے منزلِ طے کی اور بتوں کو چھوڑ کر خدا کے مقبول بن چائیں گے۔

پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کیا ارادہ ہے۔ حضرت غریب نواز نے عرض کیا: مہمن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہندوستان کے لئے میرا انتخاب فرمایا ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے وعائیں دی اور فرمایا 'اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے لیکن ہند کی سرحد پر ایک شیر بیٹھا ہے وہ اللہ کا پیارا ہے اس کا احترام کرنا اور ڈرنا۔ فرمایا اس کا نام علی جوہری ہے لیکن خلق خدا انھیں داتا گنج بخش لاہوری کے نام سے جانتی ہے ان کی خدمت میں حاضر ہونا اور ادب و احترام کے ساتھ سلام عرض کرنا۔

غریب نواز کی بارگاہ میں قطب الدین بختیار کاکی کی حاضری :

قارئین کرام ! حضرت خواجہ خواجگان مہمن الدین بختیاری علیہ الرحمۃ کی تلاوی کا پتہ اپنے محلے میں بانو نظر اپنی تلاوی پر نا زکرو اس لئے کہ جنہیں حضرت غریب نواز کی نسبت حاصل ہو جاتی ہے وہ وقت کا قلع بن جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور غریب نواز بغداد شریف میں قیام کئے ہوئے تھے اور اللہ رب العزت کی یاد میں مستغرق تھے کہ ایک جوان آیا اور آکر غریب نواز کو سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس سے اس کا نام دریافت فرمایا۔ جوان نے اپنا نام قطب الدین بتایا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مرید بننا چاہتا ہوں۔ حضور غریب نواز نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اور فرمایا: ابھی تک میں نے کسی کو مرید نہیں کیا ہے کل 'انا' سوچ کر پتاؤں گا۔ قطب الدین بختیار کاکی اس وقت چلے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز عشاء کی نماز کے لئے مجھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد صبح و درود شریف کا ورد کر رہے تھے کہ اچانک تینہ کا غلبہ ہوا۔ آنکھ لگ گئی اسی اثناء میں حضور جی کریم ﷺ کا حالت خواب میں دیدار ہوا۔ حضور ﷺ نے غریب نواز کو خواب میں حکم فرمایا کہ مہمن الدین تمہارے پاس جوڑکا (قطب الدین) آیا تھا اسے تم نے مرید کیوں نہیں بنایا؟ وہ لڑکا پھر آئے گا اسے مرید بنالینا۔ غریب نواز نے جب حالت خواب میں حضور ﷺ سے قطب الدین کے بارے میں یہ بشارت سنا تو وہ بے ادبئی کی خوشی میں مست ہو گئے اور عرض کیا فداک امی وامی یا رسول اللہ میرے باپ

آپ پر قربان یا رسول اللہ - میں مرید بنانا نہ سکا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جوان خود سے تمہارے پاس نہیں آیا تھا بلکہ میں نے انہیں بھیجا تھا وہ تمہارے ساتھ ہندوستان چائے گا اور تمہاری مدد بھی کرے گا۔ قربان چاہیے۔ قلب الدین بختیار کاکی پر کہ جس کی سطرش رعدۃ للعالمین ﷺ فرما رہے ہیں۔ فرمایا اے معین الدین جب قلب الدین تمہارے پاس آئے تو مرید بھی بناؤ اور خلافت و دستار بھی عطا کرو اس لئے کہ قلب الدین خدا کا محبوب ہے۔ جس طرح قلب الدین بختیار کی مقبولیت و محبوبیت پارکھہ رسالت میں ہے اسی طرح ان کی مقبولیت و محبوبیت پارکھہ الوہیت میں بھی ہے جیسا کہ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ مہادت و ریاضت کا سلسلہ جاری تھا مین حالت نماز و عبادت کی کیفیت طاری ہوئی اور میں نے یہ قہمی آواز سنی اے معین الدین میں تمہارا خدا ہوں قلب الدین تمہارا دوست ہے اور ہمارے نبی کریم احمد ﷺ کا بھی دوست ہے ہم نے قلب الدین کو اپنا مرید بنادیا اور اس کا نام اپنے خاص دوستوں میں لگھو دیا۔ (سیر العارفین)

اجیر میں غریب نواز کی آمد :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی اجیر میں آمد کے سلسلے میں تاریخ و سیرت کی کتابوں میں جو روایتیں ہیں وہ مختلف ہیں لیکن اس کے باوجود تاریخ و تراجم اس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ آپ ۱۱۹۱ھ (۵۸۷ ہجری) میں اجیر تشریف لائے۔ تبلیغ دین کا متوالا چلہ نفوس قدسیہ پر مشتمل گروہ جب اجیر آیا تو راجہ پر قہوی راجہ چان کے ملازمین گھوٹا آپ ہی کے انتظار میں بیٹھے تھے کیونکہ خواجہ غریب نواز کی اجیر میں آمد سے بارہ سال قبل راجہ پر قہوی کی ماں کو عجوبوں نے بتایا کہ اس حلیہ اور ایسی وضع قطع کا ایک شخص آئے گا جو تیری بادشاہت کی تپائی کا موجب ہوگا جیسے ہی خواجہ کی آمد ہوئی پر قہوی کے ملازموں نے آپ کے اس وضع اور حلیہ کو دیکھ کر پہچان لیا ہونہ ہو سکتی وہ شخص ہے۔ آپ سینا نامقام پر نہرک کر اجیر کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ آپ کو اس مقام پر رکنے سے ہٹارے میں منع کیا گیا تھا۔ غریب نواز روحانی قافلے کو لیکر اجیر میں جلوہ افروز ہو کر خلافت و مہمراہی اور کفر

وشرک کی وادی میں حق و صداقت کی شمع روشن کی۔ لاکھ طوفان آئے ہاٹل طاقتوں نے آپ کے راستے روکے، لیکن مرد مومن اپنا کام کرتا ہی رہا اور راجہ کے گرم سنگ ریزوں کو ہدایت کی جہنم سے کلزار بنانے میں زندگی صرف کر دی۔

جنم میں پھول کا کلنا تو کوئی بات نہیں بیٹے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

شتر بانوں کی بارگاہ غریب نواز میں معافی طلبی :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کا عظیم الشان قافلہ جب انہیر پہونچا آپ نے شتر کے یاہر ایک سایہ دار مقام کو ٹھہرنے کے لئے منتخب فرمایا۔ شب راجہ پر قہوی راج کے ملازموں نے آپ کو اس مقام پر ٹھہرنے کی اجازت نہ دی اور ان لوگوں نے کہا کہ جناب یہاں ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھے ہیں لہذا آپ اس مقام پر قیام نہیں کر سکتے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کا اس طرح پیش آنا ناگوار معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں اگر یہاں تمہارے اونٹ بیٹھے ہیں تو بیٹھے ہی رہ جائیں۔ یہ کلمات کہہ کر آپ انا سا گم کے پاس قیام کرنے کے لئے چلے گئے۔ اب راجہ کے اونٹ جو بیٹھے تو بیٹھے ہی رہ گئے۔ لاکھ اٹھانے کی کوشش کی گئی ایسا محسوس ہوتا ان اونٹوں کے سینے زین سے چپک گئے ہوں۔ صبح کے وقت جب شتر بانوں نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا مگر اٹھ نہ پائے جب یہ خبر راجہ پر قہوی راج چوہان کو دی گئی۔ راجہ ملازموں پر برہم ہوا اور انہیں حکم دیا کہ چاکر فقیروں سے معافی چاہیں۔ لہذا وہ حضرات غریب نوازی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے معذرت خواہی کرتے ہوئے صدق دل سے معافی مانگی۔ حضرت نے اپنے کریمانہ نشان سے انہیں معاف فرما دیا اور فرمایا چاکر تمہارے اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جب شتر بانوں نے اس منظر کو دیکھا تھوڑی دیر پہلے اونٹ اٹھائے تو اٹھتے نہیں لیکن مرد ورویش نے ابھی زبان سے الفاظ نکالے ہی تھے کہ سارے اونٹ از خود کھڑے ہو گئے۔

فرمایا عارف روی علیہ الرحمۃ نے

گفتہ اولیٰ اللہ بود گمراہ اولیٰ اللہ بود

پرتھوی راج چوہان کو دعوت اسلام :

امام الامینؑ عطاے رسول حضرت خواجہ غریب نواز نے راجہ پرتھوی راج چوہان کو سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دعوت اسلام دی کہ اسے راجہ کھروٹھک کو چھوڑ کر توحید و رسالت کے پرچم تلے آ جا کیونکہ اسلام میں ہی امن و امان ہے۔ یہ تمہیں ہزار دلوں سے نجات دلاتے ہوئے معبودِ حق کی معرفت عطا فرمائے گا۔

یہ ایک سجدہ جسے لوگ اس سمجھا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آؤ فی کونجات راجہ پرتھوی راج چوہان کو جب غریب نواز نے اسلام کا پیغام بھیجا تو اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اجمیر سے غریب نواز کو باہر نکالنے کی فکر میں لگ گیا چنانچہ ایک مرتبہ راجہ پرتھوی راج نے غریب نواز کے گسی مرید کو پریشان کیا۔ مرید نے راجہ کے ظلم و تشدد کی شکایت غریب نواز کی بارگاہ میں پیش کی۔ غریب نواز نے پرتھوی راج کی اصلاح کے لئے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کے پاس بھیجا اور کہا کہ اسے راجہ پرتھوی راج تم مسلمانوں پر اپنا ظلم و ستم ڈھانا بند کرو ورنہ انہما کی فکر کرو۔ جب راجہ حضرت غریب نواز کی بات نہ مانی تو غریب نواز نے غصہ کی حالت میں ارشاد فرمایا : پرتھوی راج زندہ گرھیم و دارسم ہم نے پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کیا اور اسے دیا۔ (سنن الارواح فوائد والاکین)

راجہ پرتھوی راج نے پورے اجمیر میں یہ اعلان کروایا کہ جو شخص خواجہ غریب نواز کے پاس جائے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ جب اس بات کا ظلم غریب نواز کو ہوا تو غریب نواز نے فرمایا : لوگو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں راجہ مختار غریب گرفتار کر لیا جائے گا ان شاء اللہ اس کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے زمانے میں مسلم بادشاہ سلطان شہاب الدین غوری کی بادشاہت لاہور شہر میں تھی اور اس کا دار الخلافہ غزنی تھا۔ شہاب الدین غوری کو ایک مرتبہ جنگ میں ان ہی لوگوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اور شہاب الدین غوری اس جنگ میں خود بھی زخمی ہو گیا تھا۔ اس شکست کی وجہ یہ تھی کہ لاہور شہر کا گورنر اندر ہی اندر دشمنوں سے ساز باز کر چکا تھا اور تمام

تخلیہ راز لڑائی کے طریقے اور خطے کے اوقات کا مطالعہ کو اطلاع دے دیا تھا جس کی وجہ سے سلطان شہاب الدین غوری کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کسی ایسے راہگی تلاش میں تھا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا وقت لائے کہ میں رلیج کو شکست دے کر ہندوستان کی سرزمین پر اسلام کا پرچم لہراؤں۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک رات اپنے ہسٹ پر آرام کی نیت سے سویا ہی تھا کہ نصیب جاگ گیا، حالت خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہندوستان کی بادشاہت عطا فرمانے والا ہے تم اس ملک کی طرف توجہ کرو۔ خواجہ کی اس بشارت عقلی کو سننے کے بعد اس کے حوصلوں کو قوت ملی اور اسے یقین ہو گیا کہ فتح آپ اس کے قدم چومے گی۔ شکست کا داغ جو اس کے دامن پر لگا ہے وہ دھل جائے گا چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے فتح و کامرانی کے سابلے پر غور و فکر کے بعد بزرگوں و دورویشوں سے مشورہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ پہلی مرتبہ رلیج پر قہوی راج سے شکست جن اسباب کی وجہ سے ہوئی تھی وہ بارہ مسلمانوں سے ایسی غلطی نہ ہونے پائے۔ اس لئے انہوں نے پر قہوی راج چوبان پر حملے کرنے سے قبل اپنے تمام احباب و دوستوں اور وڈیروں کو جمع کیا اور دو بارہ رلیج پر قہوی پر حملہ کرنے اور فتح حاصل کرنے کے سبلے میں خطاب عام کیا۔ اپنے احباب کے ساتھ غلطیوں کو بالعموم معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔ کچھ ہی سلطان شہاب الدین غوری نے ان کی بے وقافتی اور غلطیوں کی معافی کا اعلان کیا اس اعلان کو سننے ہی سچڑوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے بیکہ زبان ہو کر اقرار کیا کہ آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے خاطر ہمیں معاف فرما دیا اب ہم آپ سے وندہ کرتے ہیں ہم اپنی اپنی جائیں اسلام کی سر بلندی کے لئے قربان کروں گے مگر آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔

شادی دیو کا قبول اسلام :

حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خلیجہ غریب نواز علی المرتضیٰ اور آپ کے خادین نے اتنا ساگر کے کنارے پر نواز الا اور یاوالی میں مصروف ہو گئے اور ﴿تخصر من اللہ وفتح قریب﴾

کی صدائے دلواؤں کا انتظار کرنے لگے لیکن راجہ پر قہوی راج کے ملازمین کو حضرت غریب نواز اور ان کے اصحاب کا اتنا سا گر میں وضو کرنا، عبادت و ریاضت اور نہانا دھونا پسند نہ آیا اور ان لوگوں نے راجہ سے شکایت کی کہ کچھ لوگ عجیب اخلت ہیں جو اتنا سا گر کے قریب سے اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ راجہ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ جاؤ اور ان فقیروں سے کہہ دو کہ وہ لوگ ابیر کی سرزمین سے چلے جائیں۔ راجہ کے ملازمین بڑے گرد و فر کے ساتھ آئے اور آپ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کا مظاہر کیا اور اجمیر چھوڑ کر چلے جانے کو کہا۔ خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کی گستاخی پر جلال آگیا اور آپ نے مٹھی میں ریت لیکر آیت الکرسی پڑھ کر ان ملعون شقی القلب کافروں پر بھیجی تو جس پر وہ ریت کے ذرات پڑے وہ اسی جگہ گوشت کا لوترا بن کر رہ گیا۔ ہاتھ اور پیروں کی قوت سلب ہو گئی اسی مقام پر مندر کا چکاری شادی دیو جو پجاریوں کا سردار تھا آپ کے سامنے ان لوگوں کی بداعت میں آیا لیکن جیسے ہی آپ کے زوئے پر جلال پر اس کی نظر پڑی، خوف و ہراس اس پر طاری ہو گیا، آپ کے قدموں میں گر پڑا اور دولت اسلام سے مشرف ہو گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اس کا نام سعدی رکھا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ پجاریوں کا سردار جو چند ساعت جو شیر کفر و شرک میں گرفتار تھا اور باطل عقیدہ رکھنے والوں کا ترجمان تھا لیکن جب خواجہ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ توحید و رسالت کا ترجمان ہو گیا۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا لگاؤ و مومن سے ہوا جاتی ہے شک تو کیا

بے پال کی جاو و گری اور قبول اسلام :

حضرت خواجہ غریب نواز کے مقابلے میں بے پال نے اپنے تمام تر سحر اور چاند کا استعمال کیا۔ راجہ پر قہوی راج یہ چاہتا تھا کہ خواجہ غریب نواز کو کسی نہ کسی طرح لوگوں کے سامنے رسوا کیا جائے۔ راجہ کی مرضی و مشاء کی تکمیل کے لئے بے پال جوگی اور اس کے پیلوں نے سحر اور کرشموں کے ذریعہ خواجہ غریب نواز کی طرف زہریلے سانپ بھیجے لیکن

غریب نواز نے ایک حصار کھینچا اور اپنے احباب سے فرمایا اس حصار سے باہر کوئی نہ جائے۔ کیونکہ جے پال کا جاؤ اس دائرہ حصار کے اندر داخل نہیں ہو سکتا چنانچہ زبریلے سانپ لہراتے ہوئے غریب نواز کے احباب آئے لیکن خواجہ کے قائم کردہ حصار کے اندر داخل نہیں ہوتے اور سرخ شیخ کراں مقام پر ختم ہو جاتے۔ جب جے پال اس وار میں ناکام ہو گیا تو پھر اپنے سحر کے ذریعہ دوسرا وار کیا۔ اس نے آگ کے شعلے برسائے اطراف و اکناف کے سارے درخت جل کر خاکستر ہو گئے لیکن غریب نواز کو کسی بھی طرح کا ضرر نہیں پہنچا۔ جب جے پال کو دوسرے وار میں بھی کامیابی نہیں ہوئی تو جے پال نے اپنا چہلا بدلا اور کہنے لگا بایا: آپ اب میرے چوڑے دورے میں آپ کو لمبی پریشانی میں ڈالوں گا کہ پھر آپ اس سے نکل نہیں سکتے۔ آسمان سے تم پر بلائیں برساؤں گا اور تمہارا اس مقام پر رہنا و بقاء ہو جائے گا۔ جب اس نے دیکھا کہ غریب نواز پر اس کی ان باتوں کا اثر نہیں ہوا جب اس نے ہرن مرگ کا چھالا ہوا میں پینکا اور اس پر چڑھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں پرواز کرنے لگا۔ لوگ حیران تھے جب لوگوں کی حیرانی غریب نواز نے دیکھی آپ نے اپنے کھڑاؤں کو حکم فرمایا جاؤ اور مردش کرتے ہوئے جے پال کو بچے لیکر آؤ۔ یہ حکم سنتے ہی دونوں کھڑاؤں پر نمودوں کی طرح ہوا میں اڑتے ہوئے لگا ہوں سے غائب ہو گئے۔ جب لوگوں نے اس حیرت انگیز منظر کو دیکھا تو تعجب میں پڑ گئے اور حیرت کی انتہاء نہ رہی۔ کھڑاؤں نے جے پال کے سر کو کوستے ہوئے خواجہ کے قدموں میں لاکر ڈال دیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے کھڑاؤں کے ضرب شدید سے جے پال کی ساری طبعی طاقتوں کا قلع قمع ہو گیا اور غریب نواز کی روحانی قوت کے سامنے چادر گری کی چادر گری کا غریب پارہ پارہ ہو چکا تھا۔ اسے احساس ہو چکا تھا یہ کوئی جادوگر نہیں بلکہ ان کی روحانی قوت کے کمالات ہیں۔ جب ان سے نسبت دیکھنے والے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا عالم کیا ہوگا اور جب حضرت خواجہ غریب نواز کا یہ عالم تو خواجہ عالمین رحمۃ اللہ علیہ کا عالم کیا ہوگا اور جلی

جب ان کے گداجرہیتے ہیں شاہان زمانہ کی جولی

اب بچے پال کے دل سے تاریکی ختم ہو چکی تھی خلوص دل سے خدمت اقدس میں حاضر ہوا
 حجابات اٹھ چکے تھے قدموں میں گرا اور شرف اسلام سے مشرف ہو گیا۔ بچے پال نے
 غریب نواز کی خدمت میں عرض کیا: حضور وعا فرمائیں! تا قیامت اللہ مجھے حیات
 عطا کرے۔ حضرت غریب نواز نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔ غریب نواز کی دعا
 قبول ہوئی۔ غریب نواز نے ارشاد فرمایا تو نے دائمی زندگی پالی مگر مخلوق کی نگاہوں سے
 پوشیدہ رہے گا چنانچہ مشہور ہے کہ بچے پال اب تک اجیر گئے کوہستان میں رہتا ہے کوئی اگر
 اجیر میں راستہ بھول جائے تو وہ اس کی رہبری کرتا ہے اور ہر شب جھروخہ غریب نواز کی
 زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ حضرت غریب نواز نے بچے پال کا نام بدل کر عبد اللہ
 رکھا۔ (خزینۃ الاسفیاء)

جب حضرت خواجہ غریب نواز کے کرامات و کمالات کا لوگوں نے مشاہدہ کیا تو لوگ جوق
 و ربوق اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب حضور ﷺ کے
 غلاموں کے غلام کے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضور نبی کریم ﷺ کے مخلصین مبارک کا عالم
 کیا ہوگا۔ امی لئے مولانا حسن رضا فرماتے ہیں:

سر نہ رکھتے کوئل جائے جو غلن پاک حضورؐ تو پھر کہیں گے کہ ہاں تا بد اور ہم ہی ہیں

غریب نواز کے پیالے میں انا سا گر :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر قابو پانے کے لئے راجہ پرتھوی نے یہ طریقہ
 اختیار کیا کہ انا سا گر کا پانی آپ پر روک دیا اور یہ تصور دینا چاہا کہ اگر تم اجیر سے نہیں
 جاتے تو ان مصائب و مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ، لیکن جو اہل حق ہوتے
 ہیں وہ ظاہری اسباب پر انحصار کرنے کے بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کا بھروسہ و یقین
 ہوتا ہے۔ انا سا گر جس کا پانی تمام اہل شیرچرہ و پردہ سب کے لئے عام تھا، غریب نواز
 کے لئے اس پانی کو بند کر دیا گیا۔ انا سا گر کے ہر جانب راہد کے طائرین ظہیر ادا کیے گئے۔
 جب غریب نواز نے اس غیر اطلاقی طرز عمل کو دیکھا تو آپ نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی

سے فرمایا کہ ایک پیالہ پانی انا ساگر سے لکھ آؤ۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے پھرے کے باوجود ہمت کرتے ہوئے آگے بڑھے اور انا ساگر سے ایک پیالہ پانی لینے میں کامیاب ہو گئے۔ جب انا ساگر سے خواجہ قطب الدین نے پیالہ میں پانی لیا ساگر کا سارا پانی سمت کر پیالے میں جمع ہو گیا۔ لوگ اس حیرت انگیز منظر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنے کمالات و تصرفات سے سارے پانی کو پیالے میں بند کر لیا۔ اللہ اکبر۔ اولیاء اللہ سے تصرفات و کرامات کا ظہور اصل میں اللہ جبارک و تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ جنہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے اس سے ایسے معجزات و امور ظاہر فرما کر دین اسلام کو مستحکم فرماتا ہے اور اپنے ولی کامل کی حقانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ راجہ پرتھوی راج چوہان نے جب سنا کہ غریب نواز نے سارے انا ساگر کا ایک پیالے میں بھر لیا ہے تو اس نے اپنے اصحاب سے مشورہ کے بعد قسم دیا کہ جاؤ یا اسے منہ و ساجد کرو تا کہ دوبارہ اس میں پانی آجائے اس لئے کہ اس تالاب کی وجہ سے انہیں میں بڑی رونق ہے۔ لوگ آئے اور خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں معافی چاہی اور آپ سے التجا کی کہ آپ ہمیں معاف کریں کیونکہ انا ساگر سے اجیر کے اکثر رہنے والوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ غریب نواز نے ان لوگوں کے مسلسل اصرار پر انہیں معاف کر دیا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے فرمایا جاؤ اس پیالے کو انا ساگر میں اتر دے اور پھر کیا تھا جیسے ہی خواجہ بختیار کاکی نے انا ساگر میں اس پیالے کے پانی کو ڈالا سارا ساگر تالاب دیکھتے ہی دیکھتے منوں میں بھر گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی اس کرامت کا جب لوگوں نے مشاہدہ کیا تو بے شمار افراد نے اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر کلمہ طیبہ پڑھا اور دوا میں اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

سلطان شہاب الدین غوری کا آخری معرکہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی بشارت پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری نے مسلمانوں سے ایک طرف مہد و وفا داری اور انہیں معرکہ حق و باطل

کے لئے تیار رہنے کو کہا تو دوسری طرف راجہ پر قہوی راج نے بھی اپنی قوم کو دھرم کے تحفظ کا واسطہ دیا اور اس نے اپنے ماننے والوں کو شہر کر لیا۔ راجہ پر قہوی راج تین ہزار پانچویں اور تین لاکھ سے زائد سوار اور بے شمار پیادہ لوگوں کے ساتھ سلطان شہاب الدین کے مقابلے میں سرسوتی دریا کے کنارے پہنچا۔ دوسری جانب سلطان شہاب الدین غوری اپنی افواج جن کی تعداد صرف ایک لاکھ تین ہزار تھی اسے لیکر میدان جہاد میں آگیا۔ جنگ شروع ہو گئی پر قہوی راج کو اپنے فوجیوں پر کاڑھا تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر کاڑھا۔ پر قہوی راج کو اپنے بے شمار لشکر پر فخر تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی بشارت اور ان کی روحانی قوت و حمایت پر فخر تھا چنانچہ راجہ پر قہوی راج کے مقابلے میں بڑی شکست عملی سے سلطان شہاب الدین غوری نے اپنے فوجیوں کے کئی دستے کر دیئے گئے اور ہر ایک دستے کا ایک رہنما دو سو سالہ مقرر کے تاکہ کسی بھی صورت میں پر قہوی راج کے مقابلے میں شکست نہ ہونے پائے۔ جنگ چلتی رہی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ سلطان شہاب الدین غوری کی فوج پہنچی کی طرف جارہی تھی اسی اثنا میں سلطان شہاب الدین غوری کی خواجہ غریب نواز نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ دہری فرمائی اور تازہ دم فوجی دستے کو روانہ فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔ نہیں آواز آتے ہی سلطان شہاب الدین غوری کے حوصلے بلند ہو گئے۔ جب تازہ دم فوج نے حملہ کیا تو انھیں کامیابی مل گئی۔ حضرت غریب نواز کا روحانی کوششہ تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری کو ہند میں راجہ کے مقابلے کا میابی ملی اس لئے عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے یہ فتح حضرت قطب دہلوی حضرت خواجہ غریب نواز کی برکتوں سے ہوئی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی قوت روحانی کی رہنمائی میں فتح نصیب ہوئی اور تمام علاقوں سے ہوتا ہوا فتح و نصرت کا اسلامی پرچم لیکر سلطان شہاب الدین غوری اجیر پہنچا۔

یار کا وغریب نواز میں سلطان شہاب الدین غوری :

سلطان شہاب الدین غوری جب اجیر میں داخل ہوا شام کا وقت ہو رہا تھا مغرب کی آواز کی آواز آ رہی تھی۔ گوہر شاہی علاقے سے مغرب کے وقت آواز کی آواز سن کر

سلطان شہاب الدین غوری حیران ہو گیا اور معلوم کیا کہ آخر اس علاقے میں اللہ اکبر کی صدا کہاں سے آرہی ہے چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے اڑاں کی آواز پر لپک کہتے ہوئے تل پڑے جب اسی مقام پر پہنچے تو دیکھا جماعت ہو رہی ہے۔ خواجہ غریب نواز امامت فرما رہے ہیں مصلیٰ چھا ہوا ہے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ قماز مغرب ادا کرنے کے بعد جب سلطان شہاب الدین غوری کی نظر حضرت خواجہ غریب نواز کے چہرے پر پڑی تو سلطان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یہ تو وہی مقدس ہستی ہیں جنہوں نے مجھے جنگ میں فتح و نصرت کی بشارت دی اور حالت خراب میں رہنمائی فرمائی تھی۔ خواجہ غریب نواز کے قدموں میں گرا اور زاد و قطار سے روتے ہوئے عرض کیا کہ حضور آپ ہی کی رہنمائی اور بشارت کی وجہ سے یہ فتح حاصل ہوئی ہے۔ باواپ بیٹھا اور عرض کر لے لگا کہ سرکار مجھے اپنے ارادت مندوں میں شامل کر لیں۔ حضرت غریب نواز نے سلطان شہاب الدین غوری کی اس التجا کو قبول فرما کر اپنے سلسلے میں شامل فرمایا اور انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنے کی تلقین کی۔

تیرے منہ سے جو بات نکلی ہو گئی رہی گیا جہاں کو کہ شب ہے تو وہ ات ہو کہ رہی

غریب نواز کا اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک :

حضرت خواجہ عثمان پارونی علیہ المرتبہ والرضوان نے اپنے مرید خاص خواجہ معین الدین چشتی کے ساتھ بہت زیادہ الفت و محبت کرتے ہوئے اور روحانی قوت کا جام چلا دیا کہ غریب نواز کو بلند سے بلند مقام و مرتبے پر فائز فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز بھی اپنے مریدوں کے ساتھ اپنے پیرو مشد کے کھٹکے قدم پر چلتے ہوئے بڑا احسن سلوک اور محبت سے پیش آتے تھے اور ہمیشہ اپنے مریدوں کے لئے دعا خیر فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے مرید تمہارا مرشد تمہارا امین الدین اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک کہ اپنے مریدوں کے مریدوں کے مرید جو قیامت تک میرے سلسلے میں داخل ہوں گے ان کو ساتھ نہ لیجاؤں۔

آپ امدادہ لگا نہیں فریب نواز علیہ الرحمۃ کے اس خطاب سے کہ آپ کس قدر اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں جنت میں قدم نہیں رکھوں گا جب تک کہ اپنے مریدوں کو بخشا نہ لوں۔ جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کا یہ عالم ہے تو پھر حضور ﷺ کی شفاعت کا عالم کیا ہوگا؟ قیامت کے روز جہاں کوئی کسی کا حامی و مددگار نہ ہوگا نہ باپ بیٹے کا ہوگا اور نہ ماں بیٹی کی ہوگی نہ بھائی بھائی کا ہوگا۔ ہر جانب نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور انبیاء کرام بھی اپنی اپنی اعتیوں سے انھب الی غیری فرما رہے ہوں گے اور یہ ایک نئی دوسرے نبی کے پاس بھیج دے ہوں گے۔ ساری کی ساری امت پریشان ہوگی ایسے ماحول میں ساری امت بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوگی تو مصطفیٰ جان رحمت شفیق المذنبین بے کسوں کے کس بے کسوں کے کس بے سہاروں کے سہارہ رحمت للعالمین فرمائیں گے اتنا لہا اتنا لہا یعنی میں ہی ہوں میں ہی ہوں تمہاری بخشش کے لئے۔

نکسے کے ارنبی اذہبوا الی غیری میرے نبی کے لوں پر اتنا لہا ہوگا میرے آقا حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں اپنے یقین یا زعم کریں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا یا محمد ارفع رأسک قل تسع اسئل نعط الشفع تشفع (بخاری) اے محمد ﷺ سر تو اٹھا ہے کہنے آپ کی بات سنی جائے گی مانتے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور رحمت للعالمین شفیق المذنبین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اللہ میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس مؤمن کے دل میں رائی کے برابر یا اس سے کم ایمان ہوگا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے بارے میں عرض کروں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اجازت و اختیار دے گا اور میں اسے اپنے ہاتھوں سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کفارہ نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز
پر تو نے ولی آزدرد ہمارا نہ کیا
لیکن حیرتی رحمت نے گوارہ نہ کیا

غریب نواز کا سفر اجمیر سے دہلی تک : اب حضرت خواجہ غریب نواز نے مام
 طور پر سیر و سیاحت کو چھوڑ کر مستقل اجمیر ہی کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ حضرت قطب الدین بختیار
 کاکی جو آپ کے مرید اور خلیفہ بھی تھے آپ کو اپنے بیوی و مرشد سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا
 چنانچہ انہوں نے ایک مراسلہ مرشد برحق کی پارگاہ میں روانہ کیا کہ حضور آپ کی زیارت کے
 لئے آپ کا یہ خادم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر آپ کی اجازت
 ہو تو قدم بڑی کا شرف حاصل کروں۔ حضرت غریب نواز نے اپنے جوابی مکتوب میں فرمایا کہ
 تم دہلی میں ہی رہو ہم خود تمہارے پاس چند دنوں بعد آئیں گے۔ حضرت غریب نواز نے
 ملاقات کے لئے از خود دہلی کا سفر فرمایا۔ اس وقت دہلی پر سلطان شمس الدین التمش کی
 حکومت تھی۔ یہ وہی التمش تھے جس کی بادشاہت کے بارے میں غریب نواز نے بشارت
 دی تھی۔ حضرت غریب نواز نے خواجہ قطب الدین کی خانقاہ میں قیام کیا۔ اہل دہلی کے
 لئے غریب نواز کی آمد بڑی ہی خیر و برکت کی بات تھی۔ غریب نواز دہلی والوں میں اسرار
 الہی کے خزانہ اور عمل کی دولت تقسیم کر رہے تھے ہر شخص اپنے اپنے ظرف کے مطابق حاصل
 کر رہا تھا۔ جب غریب نواز کی واپسی کا وقت آیا تو آپ نے پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا
 ہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے عرض کیا: حضور یا فرید گنج شکر ہے جو چلے گا
 میں بیٹھا ہے غریب نواز نے جب یہ سنا اور یا گرم جوشی میں آیا اور خواجہ قطب الدین کو لکیران
 کے چلے گا و تشریف لے گئے۔ دیکھا یا فرید مجاہد سے میں بیٹھے ہیں اور نہایت ہی کمزور
 ہو گئے ہیں۔ یا فرید اتنا کمزور ہو چکے تھے کہ خود ہی کی تعظیم میں قیام بھی نہ کر سکے۔ دونوں
 صاحبان نے باز و کجڑ کر اٹھایا اور غریب نواز نے یا فرید کے حق میں دعا فرمائی۔ نہیں آواز
 آئی ہم نے یا فرید کو قبول کیا۔ یہ وجہ عصر ہو گا پھر خواجہ غریب نواز نے قطب الدین بختیار
 کاکی کو ہدایت فرمائی کہ اسم اعظم کا دلخیزہ جو سلسلہ چشت سے چلا آ رہا ہے اسے حقیق کرہ
 چنانچہ اسم اعظم کی برکت سے یا فرید نے سلوک و معرفت کے منازل طے کئے اور چاہات
 کے پردے اٹھ گئے پھر کیا تھا مراد پوری ہو گئی اور علم لدنی حاصل ہو گیا۔ (سائیکس)

غریب نواز کا سفر بغداد: سلطان شہاب الدین غوری کی جہد مسلسل اور غریب نواز کی روحانی طور پر دہشتاکی کے باعث ہندوستان میں اسلام کو فتح و نصرت نصیب ہوئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں اسلام پھیلانے میں اپنی عابری اور باطنی قوتوں کا استعمال کیا چنانچہ اجمیر اور اس کے گرد و نواح سے فکل کر دیگر علاقوں میں اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا۔ اسی اثناء میں حضرت خواجہ غریب نواز کو اپنے مرشد برحق حضرت خواجہ عثمان باروقی علیہ الرحمہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ حضرت پیر و مرشد سے ملاقات کے لئے ۵۹۸ ہجری میں اجمیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ تلخ پیو ٹلخ میں ایک خانقاہ میں قیام کے دوران ایک فلسفی عالم مولانا نسیاء الدین کو حضرت غریب نواز کی آمد کا علم ہوا۔ مولانا نے دل میں خیال کیا کہ آج غریب نواز سے علم فلسفہ کے متعلق گفتگو کروں گا اور انھیں لا جواب کر دوں گا اور اپنے علم دانی کا سکہ بھانوں گا۔ جب حضرت غریب نواز نماز سے فارغ ہوئے تو مولانا سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے مولانا کو ایک بوٹی کھانے کو دیا۔ حضرت غریب نواز نے دوسری بوٹی سے وزہ افشا کر کیا۔ مولانا نسیاء الدین کا بوٹی کو کھانا تھا کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی جس علم پر انھیں ناز تھا وہ سارا علم بھول چکے تھے دل کی تاریکی دور ہو گئی علامہ خلیلات دل سے جاتے رہے لگا خواجہ نے فاسد خلیلات کو نکال کر اسرار الہی و اللہینے پھر کیا تھا۔ مولانا آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلقہ راوت میں داخل ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اپنے پیر و مرشد حضرت عثمان باروقی کی خدمت میں پہنچے اور کافی عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے اور تمام فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے۔ تلخ، عمیری، لالا بور جوتے ہوئے دلی پیو نیچے اور وہاں سے اجمیر آئے اور اپنے پیر و مرشد کی عطا کردہ فیوض و برکات سے اہل اجمیر کو اسکا نوازہ کے آج بھی وہاں کے سنگ مریموں سے نور ایمان بھرت رہا ہے اور لوگ خواجہ کی پو کھٹ سے اپنی مرادیں پا رہے ہیں۔

نورین دال کے اہل کی نہ ہاتھ پا چھو عرش اعظم کی خبر لاتے ہیں لائے والے

غریب نواز کے ارشادات :

(۱۶) عارف ملک و مال سے بڑا رہتا ہے (۱۷) عارف حقیقی خدا سے کچھ نہیں مانگتا
 (۱۸) عارف دنیا کا دشمن اور اللہ کا دوست ہوتا ہے (۱۹) عارف صادق کے لئے
 گمراہی حرام ہے (۲۰) اہل عرفان یاد الہی کے سوا زبان سے کوئی اور بات نہیں نکالتے
 (۲۱) عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا اور نہ وہ کسی اور کی طرف اتقا
 کرتے ہیں (۲۲) عارفوں میں صادق وہ ہیں جو راہ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ
 دیکھتے (۲۳) عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں اس سے تمام عالم منور ہوتا ہے
 (۲۴) عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو اور نہ وہ کسی کی ملکیت ہو
 (۲۵) جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ مخلیق سے دور نہ ہوا گے تو سمجھ لو اس میں کوئی لغت نہیں
 (۲۶) جب تک آدمی راہ سلوک میں دنیا و مافیہا ترک نہ کر دے وہ اہل سلوک میں داخل
 نہیں ہو سکتا (۲۷) راہ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہاں سے دل اٹھا لے
 (۲۸) محبت میں صادق وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے سب کو بھلا دے اور دنیا سے
 بڑا رہ جائے (۲۹) جب تک مرشد کی تربیت حاصل نہیں ہوگی مرید منزل تک نہیں پہنچ سکتا
 (۳۰) عشق راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا
 (۳۱) دریاؤں کا پانی شور کرتا ہے لیکن جب وہ سمندر سے مل جاتا ہے تو آواز نہیں رہتی
 اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہوتا ہے تو آواز نہیں کرتا (۳۲) عاشق کا
 دل آتش کدہ محبت ہے جو اس میں آنے سے جلا کر باقی نہ رہتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے
 تیر کوئی آگ نہیں (۳۳) اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنہیں اس کی دوستی نے
 خاموش کر رکھا ہے انہیں عالم موجودات کی کسی بھی چیز کی خبر نہیں ہوتی (۳۴) اگر دوست
 کی دوستی میں دو جہاں بھی بخش دے جائیں تو بھی کم ہے (۳۵) اللہ تعالیٰ سے دوستی اس طرح
 ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے (یعنی دنیا و نفس) تو وہ بھی اس دشمنی رکھے
 (۳۶) نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت بد کام سے بہتر ہے

(☆) یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے (☆) عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا (☆) درویشی اس کا دم ہے کہ جو آئے اسے محروم نہ جائے وے (☆) گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کا وکیل و خوار کرنا (☆) دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدہ دوست میں باقی ہو (☆) اے غافل اس سفر کا تو تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفر آخرت (☆) قیامت کے روز اگر بہشت میں کوئی چیز نہ بچائے گی تو وہ تو ہے (☆) خود پرستی اور ٹیس پرستی بت پرستی ہے جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہیں ہوگی (☆) کافر سویرس تک لا الہ الا اللہ کہے تو وہ مسلمان نہیں لیکن ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کہتے سے صد سالہ کٹر دور ہو جاتا ہے۔

خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ طریقت کے لئے دس (۱۰) شرطیں لازم ہیں ان کے بغیر کوئی شخص صوفی کامل نہیں ہوتا : (۱) طلب حق (۲) طلب مرشد (۳) ادب (۴) رضا (۵) محبت و ترک فضول (۶) تقویٰ (۷) اعتدال و شریعت (۸) کم کھا، کم سونا، کم ہونا (۹) عزت اختیار کرنا خلق سے (۱۰) روزہ نماز..... وغیرہ

حضرت غریب نواز کی شادی :

حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنی ساری زندگی دین مشین کی ترویج و اشاعت میں صرف کردی ایک رات خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے پھر تو ہماری سنتوں میں سے ایک سنت کو ترک کر رہا ہے۔ اس خواب کے بعد بڑھاپے کی عمر میں آپ نے عقد کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس سنت کی تکمیل کے لئے حاکم قلعہ بہلی نے حضرت غریب نواز کی خدمت اقدس ایک لڑکی کو پیش کیا جو جہاد میں گرفتار ہو کر آئی تھیں ان کی مرضی و مصلحت کو بوجھ کر اسے اسلام کی دعوت دی اور اس نے اسلام قبول کیا پھر غریب نواز نے اس کا نام امہ اللہ رکھا ۵۹۵ھ ہجری میں پہلی شادی کی اور فرمان رسول کے مطابق ازواجی زندگی کا آغاز کیا۔ فرمایا امہ اللہ تپا بہت ہی پار ساجیں۔

حضرت غریب نواز کی دوسری شادی - اولاد امجاد :

سید وجیہ الدین مشہدی اپنی لڑکی کی شادی کے سلسلے میں شکر تھے کہ ایک رات خواب میں حضرت امام محمد صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ فرما رہے ہیں اسے فرزند ! رسول خدا ﷺ کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ نعمین الدین کے ساتھ کر دے۔ سید وجیہ الدین مشہدی نے حضرت غریب نواز سے خواب بیان کیا اور غریب نواز نے رشتہ قبول فرمایا۔ حضرت غریب نواز ۶۳۰ ہجری میں فی ثانی ہجرت الہ بت سید وجیہ الدین سے دوسرا نکاح فرمایا۔

حضرت غریب نواز کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں :

حضرت سید خواجہ ضیاء الدین، حضرت سید خواجہ فخر الدین، حضرت سید خواجہ حسام الدین اور سیدہ بی بی عاتقہ بھالی (رحمتہ اللہ علیہا) (مراۃ السرا)

غریب نواز کے خلفاء :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے چند مشہور و معروف خلفاء کے اسما مگرا یہ ہیں :

حضرت خواجہ قطب الدین بہتیار لکھی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ قس الدین علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ فخر الدین چشتی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ عبداللہ جوگی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ سید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ سید الدین کرمانی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ وجیہ الدین علیہ الرحمۃ	بی بی عاتقہ بھالی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ برہان الدین علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ محمد ترک فاروقی
حضرت خواجہ قاضی سید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ علی اجتری
حضرت خواجہ احمد علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ یوگا دیواری علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ محمد علی علیہ الرحمۃ	حضرت شیخ احمد سلطان مسعود نازی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ سلیمان نازی علیہ الرحمۃ	

غریب نواز کا وصال :

الموت جسر یوصل الحبيب الی الحبيب

موت ایک پل ہے جو یار کو یار سے ملا دیتا ہے

حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں دعوت حق تبلیغ و اشاعت دین کے ذریعہ اسلام کا پرہم پلندہ فرمایا اور اپنی روحانی قوت اور باطنی کمالات سے ظلمت گہر، ہند کو روشید و ہدایت کا سرچشمہ بنا لیجئے وجہ ہے کہ اپنی زندگی کے قیام ہند کے مختصر ایام میں چچا نوں لاکھ (۱۵۰۰۰۰۰۰) ہندوؤں (کفار و مشرکین) کو فکھ پڑھا کر دامن اسلام سے وابستہ فرمایا۔ جب دنیا میں انسان کا کام ختم ہو جاتا ہے تو اسے مغول حقیقی کی طرف لوٹنے کی فکر ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کا کام بھی تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ آپ اکبر فرمایا کرتے زندگی دو دوست کے درمیان دیوار ہے اب اس دیوار کے گرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جب حضرت خواجہ غریب نواز کے وصال کا وقت قریب آیا تو اولیاء کرام نے خواب میں سرود کا نکات ﷺ کو دیکھا کہ آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں اولیاء اللہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟ روضۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن الدین کی روح کا انتظار کر رہا ہوں۔“ حضرت خواجہ غریب نواز کی وفات سارے ہندوستان کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی ۱۲۳۷ ہجری ۶ / ربیع الثانی سال کی عمر میں امیر کی مقدس سرزمین پر آپ نے وصال فرمایا اس میں سے چالیس سال آپ نے امیر شریف میں بسر فرمائے۔ ہزاروں ارادت مند چٹانہم نم چٹانہ میں شریک ہوئے۔ حضور غریب نواز ظاہری طور پر ہم سے پردہ فرما چکے ہیں لیکن حقیقت میں غریب نواز کل بھی زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہے ان شاء اللہ آپ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

ابد رخت تیرے سرقہ پر کھو بارہی کرے زندہ ہو جاتے ہیں جو مرنے ہیں حق کے نام پر
حشر تک شان کریم تازہ دارقی کرے اللہ اللہ موت کو گھس نے میچا کر دیا